44039- کفن دفن اور غسل کے اخراجات

سوال

اگر میت فقیر ہو تو اس کے غسل اور کفن دفن کے اخراجات کس کے ذمہ ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر میت کا مال ہو تو اس کی تجہیز و تکفین اس کے مال سے کی جائیگی، اور اس کے اخراجات قرضے اور اس کی جانب سے کردہ وصیت کی تنفیذ پر مقدم ہونگے، اور وراثت کی تقسیم سے بھی قبل کفن دفن کے اخراجات نکال کر اس کی دلیل میدان عرفات میں فوت ہونے والے شخص کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

"اور اسے اس کے کپڑوں میں ہی دفن کردو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1851) صحیح مسلم حدیث نمبر (1206).

زاد المعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس حدیث سے کئی ایک احکام نکلتے ہیں :

"کفن دفن میراث، اور قرض پر مقدم ہونگے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی کے کپڑوں میں دفن کرنے کا حکم دیا، اور اس کے وارث کے متعلق دریافت نہیں کیا، اور نہ ہی اس پر قرض کے متعلق پوچھا اگرچہ سائل کی حالت اس سے مختلف ہے.

اور جس طرح کہ اس کی زندگی میں اس کا لباس اس کے قرض کی ادائيگی پر مقدم ہے، تو اسی طرح اس کی موت کے بعد بھی مقدم ہوگا، جمہور کی کلام یہی ہے، اور اس میں شاذ قسم کا اختلاف پایا جاتا ہے جس کی طرف متوجہ نہیں ہوا جاسکتا" انتہی.

دیکھیں : زاد المعاد (240/2).

اور المجموع للنووی (147/5) اور المغنی ابن قدامہ (457/3) بھی دیکھیں.

اور "بدائع الصنائع" میں الکاسانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور اسے اس کے سارے مال سے کفن پہنایا جائیگا، اس کے قرض کی ادائيگی اور وصیت کی تنفیذ اور وراثت کی تقسیم سے بھی قبل، کیونکہ یہ میت کی اصلی ضروریات میں سے ہے؛ تو یہ اس کی زندگی میں اس کے نفقہ کی طرح ہوا" انتہی.

دیکھیں : بدائع الصنائع للکاسانی (330/2).

دوم :

اوراگر میت کا کوئی مال نہ ہو تو جس پر اس کا نان و نفقہ لازم ہے اس کی تجہیز و تکفین کے اخراجات بھی اسی کے ذمہ ہونگے (مثلا اس کے والدین، اس کا بیٹا، اور خاوند) لیکن اگر ایسا کوئی شخص نہ ہو تو بیت المال سے اخراجات ادا کیے جائینگے، اوراگر بیت المال بھی نہ ہو تو پھر عام مسلمانوں کے ذمہ ہیں.

دیکھیں: المجموع للنووی (5/148–150) بدائع الصنائع (2/330).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عام مسلمانوں سے بیت المال کو اس لیے مقدم کیا گیا ہے کہ اس میں میت پر کوئی احسان نہیں، بخلاف اس کے کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے ہوں، تو جو اسے دے گا اس کے دل میں میت پر احسان ہوگا" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (5/219).

اوران کا یہ بھی کہنا ہے :

"لیکن اگر فرض کریں کہ اگر کوئی ادارہ اس کا ذمہ دار ہو اور اس کے اخراجات اس کے ذمہ ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ہم اس کی طرف سے اس کی تجہیز و تکفین کریں، لیکن اگر میت نے ایسا نہ کرنے کی وصیت کر رکھی ہو کہ : میری تجہیز و تکفین میرے مال سے کی جائے، تو پھر اس کی تکفین عام کفن سے نہیں کی جائیگی، چاہے کوئی حکومتی ادارہ کی جانب سے ہو یا کسی پرائیویٹ ادارہ کی جانب سے" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (5/217).

سوم :

اور جب اگر خاوند ہو تو بیوی کی زندگی میں نان و نفقہ کی طرح اس کی تکفین کے اخراجات بھی خاوند کے ذمہ واجب ہونگے.

ابو حنیفہ، شافعی، اور مالک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، اور امام احمد کہتے ہیں : بیوی کے مال سے اخراجات ادا کرنے واجب ہیں.

دیکھیں: المجموع للنوی (5/148–150) حاشیۃ ابن عابدین (3/101).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ جمہور کے قول پر تعلیقا کہتے ہیں :

"اگر خاوند غنی ہو تو یہ قول زیادہ راجح ہے"

دیکھیں: الشرح الممتع (5/219).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا بیوی کے کفن کے اخراجات خاوند کے ذمہ ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" صحیح یہی ہے کہ بیوی کی تجہیز و تکفین کے اخراجات خاوند کے ذمہ واجب ہیں، چاہے بیوی مالدار ہو یا نہ ہو، اور یہ اس کے نفقہ میں اور اس کے ساتھ حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے، اور لوگ اسے برا شمار کرتے ہیں کہ جب غنی اور مالدار کی بیوی فوت ہوجائے تو اس پر اس کی تکفین کے اخراجات واجب نہیں " انتہی.

دیکھیں : الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (542/2).

لیکن بیوی کے ذمہ خاوند کی تجہیز و تکفین کے اخراجات لازم نہیں کیونکہ خاوند کی زندگی میں خاوند کا نان و نفقہ بیوی کے ذمہ نہیں ہے.

کاسانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" اور اس پر اجماع ہے کہ بیوی کے ذمہ خاوند کی تجہیز و تکفین کے اخراجات لازم نہیں جس طرح خاوند کے زندہ ہونے کے وقت خاوند کا لباس بیوی کے ذمہ نہیں " انتہی.

دیکھیں بدائع الصنائع (330/2).

واللہ اعلم.